© rasailojaraid.com

سوتے لوگ

یوں تو پورے ملک میں ہی چوروں، ڈاکوؤں، رسہ گیروں کا راج ہے اور ’’جس کی لاٹھی اس کی بھینس‘‘ کا منظر نظر آتا ہے روزانہ اخبارات ایسی خبروں بلکہ شہ سرخیوں سے بھرے ہوتے ہیں کہ فلاں جگہ ڈاکہ پڑ گیا فلاں جگہ خونی ڈکیتی ہو گئی ہے وغیرہ وغیرہ لیکن ہمارے حکمران ہیں کہ سب اچھا کی رٹ لگائے ہوئے ہیں اور ملک میں امن وامان کی حالت کو نہ صرف تسلی بخش بلکہ مستحکم قرار دیتے ہوئے نہ صرف کہ ٹھٹکتے نہیں بلکہ جھر جھری تک نہیں لیتے اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ بیرونی سرمایہ کاروں کیلئے حالات بڑے سازگار ہیں (پتہ نہیں اندرونی سرمایہ کاروں کیلئے یہ حالات ساز کیوں نہیں؟) ابھی گذشتہ دنوں فیصل آباد میں دو پولیس اہلکار ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے یہ یقیناً ایک دلخراش خبر ہے کہ ایک طرف ان اہلکاروں کی موت سے کئی یتیم ہو گئے اور کئی کے ارمان ٹوٹ گئے لیکن اس پولیس مقابلہ میں اہل کاروں کی ہلاکت جہاں امن وامان کی بگڑتی صورت حال کی نشاندھی کرتی ہے وہاں اس میں قوم کیلئے ایک بہت بڑی خوشخبری بھی ہے اور وہ یہ کہ اب پولیس جاگ اٹھی ہے پہلے جو ڈاکے [illegible]یاں اور سنگین قسم کی وارداتیں ہوتی تھیں تو اس کا سبب یہ تھا کہ پولیس والے لمبی تان کر سوئے ہوئے تھے۔ (صرف ملازمین مراد ہیں ورنہ پولیس کے افسران تو ہمہ وقت ہشاش بشاش رہتے ہیں اسی لئے تو ایک کے بعد دوسری عدالت سے بھی فرار ہونے میں کوتاہی یا سستی نہیں کرتے) اور یہ کوئی قیاس آرائی نہیں نہ ہی خوش فہمی ہے بلکہ ایک اعلیٰ پولیس افسر کی طرف سے اسے خبر ہی سمجھئے۔

ڈی۔ آئی۔ جی فیصل آباد نے گزشتہ دنوں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ’’آئی۔ جی پولیس پنجاب نے ان سے ٹیلی فون پر دریافت کیا کہ پولیس مقابلے فیصل آباد میں ہی کیوں ہو رہے ہیں تو میں نے انہیں جواب دیا کہ یہاں کی پولیس جاگ اٹھی ہے۔‘‘ مجھے اس وقت اس بات کا تذکرہ تک بھی کرنا مقصود نہیں کہ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب کے بیان میں کس قدر حقیقت ہے اور کس قدر مبالغہ آرائی بلکہ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات پولیس کے اعلیٰ افسران بھی جانتے ہیں کہ جہاں پولیس جاگ رہی ہوگی وہاں ڈاکوؤں کو ڈاکہ ڈالنے سے روکا جائے گا وہ الگ بات ہے کہ اس مقابلہ میں کبھی تو پولیس کا نقصان ہو جاتا ہے اور کبھی ڈاکوؤں کا اور پولیس کو خراش تک نہیں آتی البتہ اس کا یہ مفہوم بھی بڑا واضح ہے کہ جہاں ڈاکو واردات کرنے کے بعد پرسکون واپس لوٹ جائیں وہاں کی پولیس سو رہی ہوتی ہے۔ اس اصول کے تحت اگر ہم دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ صرف پولیس ہی نہیں سو رہی اس وقت تمام سرکاری ادارے سو رہے ہیں اگر کوئی جاگ رہا ہے تو وہ غریب اور بے بس پاکستانی کہ کوئی روٹی کی فکر میں جاگ رہا ہے تو کوئی گھر میں جمع پونجی کی حفاظت کیلئے۔ آپ خود ملکی حالات پر نظر دوڑائیں ☆ اگر حکمران جاگ رہے ہوتے تو آج ملکی اثاثے یوں خطرے کی زد میں نہ ہوتے کہ جن کے متعلق دشمن بھی مطمئن ہے اگر آپ کے ہاتھ میں ہتھیار دیکھ کر آپکا دشمن نا صرف کہ خوف زدہ نہیں بلکہ مطمئن اور خوش ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ ہتھیار کسی بھی لحاظ سے آپکے لئے مفید نہیں رہا۔ کیا اس بات کو سمجھنے کیلئے امریکی وزیر خارجہ ’’جنگی شہزادی‘‘ کا یہ بیان کافی نہیں کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کو محفوظ ہاتھوں میں رکھنے کے لئے ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ اعلانیہ بتا نہیں سکتے ☆ اگر حکمران جاگ رہے ہوتے تو ہماری نظریاتی وجغرافیائی سرحدیں یوں غیر محفوظ نظر نہ آتیں۔ مسئلہ کشمیر، یوں بے وقعت نہ ہوتا اور پاکستان عالمی برادری میں اپنے وقار کو یوں نہ کھو بیٹھتا۔ کہ آج ہمارے دوست بھی اس بات سے نالاں ہیں کہ ہم دوستوں کے خلاف دشمنوں سے تعاون کرنے کو روشن خیالی سمجھنے لگے ہیں (برسلز اور ڈیوس کے ایک ہفتہ کے دورے سے واپس آتے ہوئے ایران کی صورتحال کے متعلق وزیراعظم شوکت عزیز نے جو ’’گل افشانیاں‘‘ کی ہیں وہ اس بات کا واضح پیغام اور ثبوت ہے کہ حکمرانوں کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ ضمیر اور غیرت بھی سو چکی ہے) اگر فوج جاگ رہی ہوتی تو بھارت کبھی کشمیر میں کنٹرول لائن پر باڑ نہ لگاتا اور افغانستان کے ہمارے دوست آئے روز ہماری سرحدوں کے اندر گھس کر ہمارے بندوں کو قتل یا زخمی کر کے ہماری غیرت کا مذاق نہ اڑاتے ☆ اگر عدلیہ جاگ رہی ہوتی تو پولیس افسران دہشت گردی کی عدالت کے بعد ہائیکورٹ جیسے اعلیٰ عدالتی ادارے سے بھاگنے کی جرأت نہ کرتے۔ جس روز یہ واقعہ ہوا اس کے بعد عدلیہ کے جج صاحبان خصوصاً چیف جسٹس اور دوسرے حکمرانوں کا اپنے عہدوں پر جمے رہنے کا کوئی اخلاقی جواز باقی نہیں رہتا۔ اس بے توقیری سے بہتر تھا کہ جج صاحب مستعفی ہو کر گھر چلے جاتے۔ وزیراعلیٰ اور گورنر اگر زیادہ نہیں کر سکتے تھے تو اپنے اپنے عہدے اور منصب ہی چھوڑ دیتے۔ لیکن یہ تو کوئی جیتا جاگتا شخص ہی ان حالات کو محسوس کر سکتا ہے سوئے ہوؤں سے آپ کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟

☆ اگر اپوزیشن جاگ رہی ہوتی تو حکمران کسی صورت بھی ملک میں خانہ جنگی کے حالات پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکتے۔ اگر مذہبی جماعتیں جاگ رہی [illegible]تیں تو کفار کے ’’غلام‘‘ قوم کے ’’آقا‘‘ دشمن کے لئے موم اور اپنی عوام کیلئے فولاد بننے والے حکمرانوں کو قادیانیت نوازی، مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنا، مذہب کو بے توقیر کرنا، مساجد ومدارس کے خلاف سازشیں کرنا، تعلیم سے اسلامی روح کو نکال کر کفار و بے دین لوگوں کے نظریات میں ڈھالنا حدود اللہ اور پردے جیسے احکام خداوندی کا مذاق اڑانے کے بعد ’’میراتھن ریس‘‘ میں مسلمان بیٹیوں کو کفار کے شانہ بشانہ ’’دوڑا کر‘‘ یوں مسلمانوں کی عزت کو نیلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اخبارات میں ’’میراتھن ریس‘‘ کی جو تصویر شائع ہوئی ہے اس میں ایک سکھ کے ساتھ دو نوجوان لڑکیوں نے بھی ’’نقاب‘‘ کیا ہوا ہے۔ اور دوڑ میں شریک ہیں اور یہ صرف حکمرانوں کی شیطنت اور ابلیسی چال ہے کہ وہ اپنے آقاؤں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے مذہبی لوگوں کو بھی اس قدر ’’روشن خیال‘‘ بنا دیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سکھوں کے ساتھ ’’بھاگنے‘‘ کی اجازت دے دیتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے جو گھر سے ’’بھاگنے‘‘ کیلئے نکلی ہیں ان کیلئے پردہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کو پردہ کہا جا سکتا ہے (جو صورت انہوں نے بنائی ہوئی ہے) اور جو باپردہ ہیں وہ ایسے فحاشی کے مراکز اور مواقع سے دلچسپی تک نہیں رکھتیں مگر حکمران اپنے دنیاوی مفادات کے۔ لئے دین کا سرعام مذاق اڑا رہے ہیں۔ اور آخرت کی فکر بالکل نہیں۔ اے کاش! کوئی تو ان سوئے ہوؤں کو جگا دے کہ جاگنے کی دلیل قربانی دینا ہے وہ جان، مال، عہدے اور منصب یا خواہشات کی بھی ہو سکتی ہے لیکن یہاں کون کس کو سمجھا سکتا ہے؟ کہ کئی لوگوں کی آنکھیں سوتی ہیں مگر کچھ کے تو دل، ضمیر اور غیرت سو جاتی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آج دی خبر

ف۔ ر۔ ی

© rasailojaraid.com